وادی چورت

نانگا پربت، برفیلی پہاڑیاں سیاحوں کی جنت

آپ استور ہیڈکوارٹر سے پندرہ بیس کلومیٹر کا سفر طے کر کے سیاحوں کی جنت وادی چورت پہنچ سکتے ہیں۔ اگر آپ کا سفر گلگت شہر سے ہوگا تو آپ دو تقریباً دوسو کلومیٹر کا سفر طے کر کے چورت کے آخری گاوں روپل تک پہنچ سکتے ہیں۔ روپل نانگا پربت کا بیس کیمپ ہے۔ سیاح لوگ نانگا پربت کی چوٹی کی زیارت اور چوٹی کو سر کرنے کے لیے چورت روپل کا بیس کیمپ بھی استعمال کرتے ہیں۔ رحمان پور ایک یونین ہے۔ رحمٰن پور یونین چورت، زی پور، تریشنگ، صالح آباد، ناکے، چورت مین ایریا اور روپل کی وادیوں پر مشتمل ہے۔ بنیادی طور پر یہ علاقہ رحمٰن پور سے زیادہ چورت سے معروف ہے۔ اپریل تک یہ پوری یونین بجلی کی سہولت سے محروم ہے تاہم چند ماہ سے منسٹر فرمان علی رانا نے جرنیٹر کے ذریعے رات کو تین گھنٹے بجلی دینے کا انتظام کروایا ہے اور ایک بہت بڑا پاور ہاوس بھی تعمیر کروا رہے ہیں جو ذی پور اور تریشنگ کے بیچ میں واقع ہے۔ چورت کے دریا میں تین بڑے نالوں کا پانی ملتا ہے۔ ایک نالہ کشمیر کے پہاڑیوں سے سے ہوتے ہوئے چورت ذی پور کو ملتا ہے، دوسرا نالہ نانگا پربت کی چوٹیوں سے ہوتے ہوئے تریشنگ اور ذی پور کو جا لگتا ہے اور تیسرا چھوٹا نالہ صالح آباد اور تریشنگ کی درمیانی برفیلی پہاڑیوں سے ہوتے ہوئے دریائے چورت جا ملتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی بہت سارے آبشار اور ندی نالے اور چشمے ہیں جو مختلف جگہوں سے بہتے بہتے دریائے چورت جا ملتے ہیں۔ چورت کے دریا کا بہاو گرمیوں میں بہت زیادہ ہوتا ہے جبکہ سردیوں میں کافی کمی آجاتی ہے۔ یہ دریا سیدھا جا کر دریائے رٹو سے ملتا ہے اور یہ دونوں دریا دریائے استور سے ملکر دریائے سندھ میں جا گرتے ہیں۔

چورت ذی پور سے ایک راستہ نکلتا ہے جو سیدھا کشمیر کیل کو جا لگتا ہے۔اس راستے پر بڑے بڑے آبشار اور پہاڑ ہیں اور گھنے جنگلات بھی ہیں۔ یہاں سے سارا سال برف کا ٹھنڈا پانی بڑی مقدار میں بہتا ہے ۔چورت پاور ہاوس بھی اسی پانی سے آباد کیا جا رہا ہے۔ چورت کے علاقہ تریشنگ سے ایک نالہ سیدھا جا کر گونر فارم کو لگتا ہے۔ روپل جو نانگا پربت کا بیس کیمپ ہے سے پیدل بارہ گھنٹے کی مسافت پر بونر داس کا بیس کیمپ ہے۔سیاح نانگا پربت کے لیے روپل اور بونر دونوں کیمپس استعمال کرتے ہیں۔۔چورت میں سال کے آٹھ مہینے برف ہوتی ہے۔موسم سرما میں یہاں آٹھ فٹ تک برف پڑتی ہے۔انتہائی ٹھنڈ علاقہ ہے۔ یہاں کے لوگ بہت ہی ملنسار اور مہمان نواز ہیں۔قدیم روایات اب بھی باقی ہیں۔ پرانی نسل اپنی اصلی ثقافت کو زندہ کیے ہوئی ہے جبکہ نئی پود شہری چال ڈھال میں ڈھل چکی ہے۔نئی پود اور پرانے بزرگوں کے خیالات ،طور واطور اور لباس تک میں فرق دیکھنے کو ملتا ہے۔ یہاں لوگوں کو مکان بنانے کا بڑا شوق ہے۔ٹیم کی چادر چھتوں میں خصوصی طور پر استعمال میں لائی جاتی ہے جس کا سبب یہ بتایا جاتا ہے کہ اس سے برف ہٹانے میں بڑی آسانی ہوتی ہے۔میں نے چورت میں تین دن گزارے۔ان تینوں دنوں میں تقریبا بیس کلومیٹر پیدل چل کر پورے چورت یعنی تریشنگ ، زی پور، ناکے، صالح آباد اور چورت بازار ایریا کا وزٹ کیا۔میرے میزبان میرے استاد محترم عبدالحلیم صاحب تھے۔ان کے ساتھ ایک دن ناکے جانے کا اتفاق ہوا، ناکے چورت کا سب سے اونچائی پر واقع گاوں ہے جہاں سے پوری یونین ہتھیلی میں دکھائی دیتیہے ۔ایک پورا دن برادرم سرفراز اور اسکول ٹیچر کفایت اللہ کے ساتھ چورت مین ایریا سے زیپور کے آخری سرے تک گیا۔بہت سے ایسے مناظر بھی دیکھنے کو ملے کہ ان سے قدرت کی صناعی پر مزید ایمان پختہ ہوا، میرے بہت سارے اسٹوڈنٹ بھی ملے۔عبدالواحد نے مجھ سے گریجویشن میں پڑھا ہے۔ہماری معیت میں بہت سارا پیدل سفر کیا اور چائے نوشی کا انتظام بھی کیا۔اپریل کے ابتدائی دنوں میں بھی چورت میں سخت سردی لگ رہی تھی۔ہم نے صالح آباد میں شجر کاری مہم میں بھی حصہ لیا۔سفیدہ کے کئی درخت اپنے ہاتھوں سے لگائے۔یونین رحمان پور میں اہل سنت واہل تشیع کی مشترکہ آبادی ہے۔ اس بڑی یونین ایک ہائی اسکول، چار پرائمری اسکول ہیں۔پندرہ مساجد اور چار امام بارگاہیں ہیں۔ یہ ایک پر امن علاقہ ہے تاہم کچھ عرصے سے یہاں مذہبی فسادات نے سر اٹھایا ہوا ہے۔ایک غریب باپ کے مظلوم بیٹے کے ناحق قتل نے رحمٰن پور کی پوری یونین کو کشیدگی کا حوالہ کیا ہوا ہے۔میری معلومات کے مطابق اس بچے کو انتہائی بے دردی سے پہاڑ کے اوپر لیجا کر قتل کیا گیا ہے اور برف کی ایک کھو میں اس کی لاش چھپائی گئی تھی۔پولیس کی تفتیش کے بعد اس کی لاش تو مل گئی مگر قاتل اس کا اپنا بھائی نکلا۔باوثوق ذرائع کے مطابق اس بچے کے قتل میں سرکار کی نااہلی بھی شامل ہے۔بہرصورت اللہ سے دعا ہے کہ چورت جیسا حسین وجمیل علاقہ مذہبی ولسانی اور دیگر فسادات اور کشیدگیوں سے پاک رہے تاکہ دنیا چورت کا حسن دیکھ لیں۔

چورت میں مجھے خاص طور پر یاک اور زوئے دیکھنے اور ان کی نسل کو سمجھنے کا موقع ملا۔ یاک زوئے وغیر کے حوالے سے جب میں نے لوگوں سے مکمل آگاہی حاصل کرنے کی کوشش کی تو خود بھی حیرت میں مبتلا ہوا۔ یاک گلگت بلتستان کا ایک نایاب پالتو جانور ہے۔ یاک انتہائی یخ علاقوں میں پایا جاتا ہے۔ یاک برف اور برفیلے علاقوں کا پالتو جانور ہے۔ مہا درجے کی گرمائش رکھتا ہے۔ یاک کے اختلاط سے نسل تبدیل ہوتی ہے۔ یاک یکمو وغیرہ استور اور بلتستان کے بالائی علاقوں میں پایا جاتا ہے، غذر کے بالائی علاقوں میں بھی یاک کی وافر تعداد موجود ہے۔ استور میں پورا گاؤں مل کر اس کی پروش کرتا ہے۔ کھیتوں میں اس پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہوتی۔ بالخصوص چورت میں تو یاک کو علاقے کا مجسٹریٹ کہا جاتا ہے کہ جس کی کھیتی میں جا کر چرے، کوئی پابندی نہیں نہ ہی اس کو کھیت سے نکالا جاتا ہے۔ اگر کسی نے کھیت سے نکال کر بھگانے کی کوشش کی تو دوبارہ وہی پہنچ کر پوری کھیت تباہ کرتا ہے۔ چرتا نہیں البتہ اس کھیت میں گھومتے گھامتے برباد کر دیتا ہے۔ کچھ بزرگوں نے یہاں تک کہہ دیا کہ یاک انسانوں کی باتیں سنتا بھی ہے۔ اگر اس کو درخواست کریں کوئی کہ میں غریب آدمی کی فصل برباد نہ کرو تو وہ پھر دوبارہ اس فصل کے قریب نہیں جاتا۔ واللہ اعلم

یاک سے جانوروں کی جو نسل میں تبدیلی پیدا ہو جاتی ہے۔ آیئے ہم اس کو بالترتیب سمجھنے کی کوشش کرتے ہیں۔

☆۔ یاک کا اختلاط، گائے سے ہو تو زوئی (نر) اور زومو (مادہ) پیدا ہوتا ہے۔

☆۔ یاک کا اختلاط، زومو سے ہو جائے تو گر (نر) اور گرمو (مادہ) پیدا ہوتا ہے۔

☆۔ یاک کا اختلاط گرمو سے ہو جائے تو برنگ (نر) اور برنگمو (مادہ) پیدا ہوتا ہے۔

☆۔ یاک کا اختلاف برنگمو سے ہو جائے تو یاک (نر) اور یکمو (پیدا) ہوتا ہے۔

☆۔ بیل کا اختلاط زومو، گرمو یا برنگمو سے ہو جائے تو ل (ر) تولمو (مادہ) پیدا ہوتا ہے۔

☆۔ یاک کا اختلاط تولمو سے ہو جائے تو زوئی زومو پیدا ہوتا ہے۔

☆۔ بیل کا اختلاط تولمو سے ہو جائے تو دوبارہ بچھڑا پیدا ہوتا ہے۔

چورت کے مقامی عمر رسیدہ لوگوں کا کہنا ہے کہ یاک کا اختلاط یکم سے ہونے کا امکان بہت کم ہے کیوں کہ یکمو پیدائش کے چند ماہ بعد از خود مرجاتی ہے۔ میرے دوست ڈاکٹر رحمت مراد نے گزشتہ دنوں استور میں ایک یکمو کا اپریشن کر کے بچہ نکالا تھا تاہم یہ بچہ زندہ نہیں بچا۔ اس یکمو کے بچے کے دوسر اور دو دم ہیں۔ میرے پاس اس کی تصاویر موجود ہیں۔ ضلع استور لائیو اسٹاک کے ڈپٹی ڈائریکٹر ڈاکٹر مدثر سہیل نے یاک کے اس عجوبہ بچے کی کھال کو بھوسے سے بھر کر بطور نمونہ اپنے ڈیپارٹمنٹ میں رکھ لیا ہے۔ یاک سے نسل بدل کر پیدا ہونے والے زوئی ، زومو وغیرہ کا گوشت انتہائی لذیز ہوتا ہے۔ گائے کا ایک کلو دودھ اور زومو، گرمو، برنگمو کا ایک پاؤں دودھ برابر ہوتا ہے بلکہ گرمو وغیرہ کا دودھ زیادہ لذیذ، طاقت ور اور مفیدِ صحت ہوتا ہے۔ یہ ذہن میں رہے کہ یاک کی اختلاط سے پیدا ہونے والے تمام نر یعنی زوئی، گر، برنگ، تول وغیرہ جنسی طاقت تو رکھتے ہیں اور مادوں کے ساتھ اختلاط بھی ہوتا ہے لیکن ان سے نسل آگے نہیں بڑھتی یعنی یہ سارے بانجھ ہوتے ہیں۔ ایسے عجیب الخلقت جانوروں کی موجودگی پر غور کرتے ہوئے خلقت و قدرت خداوندی پر مزید ایمان پختہ ہوتا ہے۔ ایک چیز طے ہے کہ ضلع استور میں سیر و سیاحت کے لیے بہت سارے مقامات ہیں۔ تاہم ان حسین مقامات کا آغاز ہیڈکوارٹر گوریکوٹ کے بعد شروع ہوتا ہے۔ آپ گوریکوٹ کراس کر کے دیوسائی کی طرف جائیں یا پھر کالی پانی، رٹو، درلء جھیل اور چورت وغیرہ کی طرف۔ آپ کو دنیا کا قدرتی حسن یہاں دیکھنے کو ملے گا۔ بونجی سے گریکوٹ تک کا علاقہ نہ حسن رکھتا ہے نہ کوئی اور دلکشی۔ بلکہ سخت پتھریلی اور کھائیوں پر مشتمل کئی وادیاں ہیں جہاں گاڑی چلاتے ہوئے بھی ڈر لگتا ہے۔ تاہم راما جھیل اور اس کے مضافات میں کچھ خوبصورتی ضرور ہے۔ اصل مقامات گوریکوٹ کراس کرنے کے بعد شروع ہوتے ہیں۔ جہاں قدرت نے اپنی ہر قسم کی صناعی دکھائی ہے۔ زندگی رہی تو دومیل، دیوسائی اور دیگر حسین مقامات بھی دیکھ لیں گے اور پھر احباب کے لیے، حسین وادیوں پر مشتمل ایک تحریر قلمبند کریں گے۔ اللہ ہمارا حامی و ناصر ہو۔